الطلوة والالتلائ عليك بارتول اللة

and The

المستحدة المائية الما

Character Company of the Company of

प्रमाणकार्याक्षेत्र प्रदेशकार्याक्षेत्रकारकार प्रदेशकार्याक्षेत्रकारकार

بارسولالشظ

والمالحاف والمالحادم والمحاركة الديسي وهوي براني مجديها وليعديا السان



آپ کی خصوصی توجہ اور آپ سہولت کے لئے

الله مرقدہ کے ہزاروں غیر مطرت فیض ملت حضور مفسراعظم پاکتان نوراللہ مرقدہ کے ہزاروں غیر مطبوعہ ملمی بخفیقی نہ ہی مسودہ جات قسط دارشائع ہورہے ہیں آپ رسالہ کا کمل مطالعہ ضرور فرمائیں۔

> کے علمی پاطباعتی اغلاط سے ادارہ کوضرور آگاہ کریں۔ مصرول سے من مشرکم میں میں میں العمال میں میں العمال میں ہو

اللہ اللہ کے بارہ شارے مکمل ہونے پرجلد بندی ضرور کرالیں اس طرح آپ کے پاس علمی مواد محفوظ ہو کرآپ کی لائبر میری کی زینت رہے گااور ردی ہونے سے نج جائیگا۔

ریت رہے ہوروں ﷺ ہر ماہ ۱۵ تاریخ تک رسالہ نہ ملنے کی صورت میں دو ہارہ طلب کریں (لیکن ڈاک چوروں اور ڈاک خوروں کے محاسبہ کے اسب

اضافی رقم ادا کرنا پڑے گی اس کیے چندہ بذر بعیمنی آرڈریاڈرافٹ ایم سی بی عیدگاہ برائج بہاولپور کھانتہ نمبر 6-464رسال

۔ یہ جس پینہ پرآپ کے نام رسالہ آرہاہے اگراس میں کوئی تبدیلی مقصود ہوتو جلد آگاہ فرمائیں۔

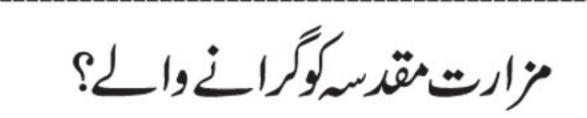
ہ ہے ہے ، دنیا دی ، اصلاحی ، عقائد ، شرعی ، روحانی ، سائنسی ودیگرا ہم معلومات کے لئے حضور مفسرِ اعظم پاکتان نوراللہ مرقد ہ کے رسائل کا مطالعہ فرما کیں اور اپنے حلقہ احباب کو بھی وعوت دیں خصوصاً ااپنے بچوں کومطالعہ کا عادی بنا کیں مزید معلومات کے لیے ہماری ویب سائٹ بھی آپ اپنی اسکرین پر ملاحظہ کریں

(www.faizahmedowaisi.com)

امورکے لیے افت بامقصد بات کھیں طوالت ہے ہرصورت اجتناب کریں ور نہ جواب دینے میں خاصی دشواری ہوتی ہے جوابی امورکے لیے لفا فدارسال کرنا نہ بھولیں شرعی ،فقہی ،سوالات براہ راست دارالا فتاء جامعہا ویسیہ کے نام بھیجا کریں۔ (مدریے)

آپ کے فیض عالم بہاولپور کے ۲۵ سال مکمل ہوئے

حضور فیض ملت علیہ الرحمة کا یادگار جریدہ اہل سنت کامحبوب ترجمان ماہنامہ''فیض عالم'' بہاولپورنے اپنی اشاعت کے ۲۵ سال پورے کئے ۔ادارہ اپنے ان قار ئین کرام کومبارک بادپیش کرتا ہے جنہوں نے اس کی اشاعت ہمیشہ تعاون فرمایا۔



﴿﴾﴿﴾﴿﴾﴿﴾﴿﴾ إبنام فيض عالم، بهاوليور وخاب ٢٤٠٤ الرجب ٢٣٥ إه ك 2014 و﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿

چند تلخ حقائق مسلمانوں کے لیے لمحہ فکریہ

یہود وہنود کے آلہ کاروں نے حال ہی میں شام کے علاقہ الرقہ میں بنی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محبوب صحابی حضرت سیدنا عمار بن یاسراور خیرالتا بعین محبوب سیدالمرسلین حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہما کے مزارات مبار کہ کوشہید کیا گیا

جس پردنیا کے کروڑ ل اہلِ اسلام نے شدیدغم وغصہ کا اظہار کیا اور تا حال احتجاج کا سلسلہ جاری ہے۔ صحابہ کرام واہل ہیت عظام اولیاء کرام کے مزارات ِمقدسہ کوشہید کرنے کا سلسلہ ابن عبدالوہاب کی تحریکِ وہابیت سے شروع ہوا جنت المعلیٰ مدن یہ لہقیجے شروف میں بیشار مزارات و مرباڑ من جال پر گئر مراب ہو سرکا بر ظلمستم سے امرود مسل کا مدر مہا

و جنت اکبقیع شریف میں بے شار مزارات پر بلڈوزر چلائے گئے وہابیت کے اس ظلم ستم سے امت مسلمہ کا سینہ چاک ہے۔ ﷺ 8 شوال 1344 ہجری کا دن تاریخ اسلام کا وہ سیاہ ترین دن ہے کہ جب جنت البقیع میں اہل بیت وصحا بہ کرام کے

مزاراتِ مقدسہ کومنہدم ومسار کردیا گیا،امت مسلمہ کی خاموثی نے آج دشمنانِ اسلام کواتنی جرات اور جمت بخشی کہ بینو بت کر بلا، بغداد، مکداورشام کےمقدس مقامات تک آن پنجی ہے۔

تاریخ اسلام کے سیاہ ترین ایام کا ذکر کیا جائے تو یومِ انہدام جنبِ البقیع ہمارے دل کواس طرح رنجیدہ کر دیتا ہے جیسے بیدول خراش واقعہ آج ہی رونما ہوا ہو۔1344 ہجری میں وہا بی عقائد کے پیروکار آل سعود نے مدینة الرسول (صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم) پر قبضے کے بعداسلام کے تاریخی قبرستان اوراس میں موجود اسلام کی اہم شخصیات کے مزارات کومسمار و منہدم کر دیا۔ اگر جنت البقیع کی تاراج (بربادی) کے وقت ملت اسلامیہ یک زباں ہوکراس عظیم اہانت اور تو بین پرسرایاا حتجاج ہوجاتی تو

آج ان اسلامی مقدس مقامات کے دشمنوں کی اتنی مجال نہ ہوتی کہ بیہ بغداد ، کربلا ، شام ،مصر ، پاکستان اور دیگرمما لک میں اہل بیت عظام اور صحابہ کرام اولیاءاللہ کے مزارات کی جانب میلی آئکھا ٹھا کربھی دیکھتے۔

یہ بات مسلمہ ہے کہ مزارات اور قبورِ مقدس کا احتر ام تمام مکا تب کے درمیان بکساں ہے، کسی بھی غیرت مندمسلمان کا دل ان مقامات ِمقدسہ کی تو بین برداشت نہیں کرسکتا۔ تمام عالم اسلام مکا تب فکر سے تعلق رکھنے والے علاء، دانشور، وارثانِ محراب ومنبراوراہلِ قلم حضرات کی ذمہ داری ہے کہ جنت البقیع میں مسار ومنہدم شدہ مزارات ِمقدسہ کی تغییرنو کے لئے ایک

بین الاقوامی تحریک داغ بیل ڈاکیس تا کہ بدروحانی ومعنوی سر مایداور آثارِ قدیمہ سے تعلق رکھنے والے اس عظیم نوعیت کے

﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ما بنام فيض عالم، بهاوليور و الم ١٠٠٠ ١٠٠٠ من دجب ١٥٣٥ على ١٠٥٥ على ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ سعود کی شکل میں (حرمین شریفین) مکه مکرمه و مدینه منوره کے مقدس مقامات جنت المعلی اور جنت البقیع میں صحابہ واہلیبیت کرام اورا کابرین امت کے مزارات مسارکر کے بیہاں تک کہ روضہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گنبدخصریٰ شریف کی مسماری کے فتوی دیئے تھے اوراب بھی انہی گندے فقاوی پڑعمل درآ مدکرنے میں لگے ہوئے ہیں (تفصیل کے لیے حضور فیض ملت مفسراعظم پاکستان نورالله مرقدهٔ کی کتاب'' اعدائے گنبدخصریٰ'' کا مطالعه کریں) کیکن عالم اسلام میں متوقع شدیدر دعمل اور قادیا نیوں کی طرح غیرمسلم قرار دیئے جانے کے ڈرسے آل سعود و وہابیوں نے بیکا م رو کے رکھا۔ یا کستان کے جیدعلا واسکالرزبار ہااس بات کا تذکرہ اپنے لیکچرز میں کر چکے ہیں کہ آل سعودکوروضدرسول کی تقدس کا کوئی لحاظ نہیں صرف اورصرف حج ورمضان سیزن میں اگر کمائی نہ ہوتی تو آ ل سعود مکہ و مدینہ کے باقی ماندہ مقامات مقدسہ بھی کب کے مسمار کر چکے ہوتے ۔ تکفیری و وہابی نظریات کے حامل القاعدہ النصرہ وطالبان دہشت گردوں کے ہاتھوں سیدہ بی بی زینب رضى الله عنها اورحضرت سيدنا خالدبن وليدرضي اللهءنه حضرت سيدنا عماربن بإسراورخيرالتابعين حضرت خواجه اوليس قرني رضی الله عنهما کے مزارات مقدسہ پرحملہاس وقت ہواہے جب تاز ہ ترین رپورٹوں کے مطابق تحریکِ طالبانِ پاکستان یائی ٹی یی کے سینکڑوں دہشت گرد دمشق میں داخل ہوئے ہیں۔ بیا قدام پاکستان کی سیکیورٹی اداروں کی کارکردگی پرایک سوالیہ نشان ہےاوراگرطالبان کوامریکی آشیر باد کے تحت ریاسی سطح پر دمشق پہنچایا گیا ہے تو بیہ بات واضح ہے کہ شام کے مزارات یر حملے کی ذمہ داری براہِ راست ان اداروں کے ذمہ داران پر بھی عائد ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ مزارات پر حملے کے بعد عالمی منطح پراحتجاج جاری ہیں۔ مملکت شام میں گذشتہ سالوں سے جاری شورش دراصل غیرملکی بلغار کےاندررائے عامہ کے جائزوں کے مطابق پاکستان سمیت29ممالک سے القاعدہ وطالبان سے منسلک جنگجوفساد بنام جہاد کے تحت مشغول ہیں۔ پاکستان سے دمشق کے لئے فساد بنام جہاد کے لئے ایک سال پہلے وزیرستان سے جانے والے طالبان والقاعدہ سے وابستہ معروف چیجین کمانڈر روسلان کیلائیوحلب شام کے مقام پر درجنوں جنگجوؤں سمیت پہنچ کیے تھے جس پر برمجھم سے پاکستانی نژاد برطانوی رکن پارلیمنٹ خالدمحمود نے چیخ چیخ کراحتجاج بھی کیا کہ پاکستانی اور برطانوی خفیہ ادارے شامی باغیوں کے لیے ہونے والی بھرتی ہے چیثم پوشی کررہے ہیں جس کے نتیج میں پاکستان اور دیگرمما لک سے تعلق رکھنے والے سینکڑوں نوجوانوں کو ضروری تربیت کے بعد دمشق کےمحاذ پرامریکی واسرائیلی مفادات کے لئے بھجوایا گیا۔ایک سال کی طویل خاموشی کے بعد گذشته دنوں ایک بار پھر چونکا دینے والے میڈیا رپورٹس اورتحریکِ طالبانِ پاکستان کے عہدیداروں کی تصدیق که' طالبان دمثق میں بشارالاسد حکومت کے خاتمے کے لئے امریکی امامت میں جہاد کے لئے تازہ دم افرادی قوت بھیج رہی





د نیا کو ہے اس مہدی برحق کی ضرورت بتار ہی ہیں بیتبدیلیاں زمانے کی کسی ولی کا یقیناً ظہور ہونا ہے

ایک نظر ادھر بھی گھر نے مدیر خوشنو دعلی خان نے ایک اہم بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ پاکستان میں رہنے والے سی مسلمانوں کی عظیم اکثریت کا تعلق اہل سنت و جماعت ہر میلوی مسلک سے ہے جو پر امن لوگ ہیں اور طالبان اور سپاہ صحابہ راشکر جھنگوی کے دہشت گردوں سے نفرت کرتے ہیں ۔خوشنو دخان نے لکھا کہ تی ہر میلوی مسلمانوں کی اکثریت کو اپنی تنی ہر میلوی شناخت کا علم نہیں اور وہ تنی ہر میلوی اور دیو بندی وسلفی فرقوں ہیں فرق نہیں جانے اس لاعلمی کی ہدولت عام سنی ہر میلوی، فرقہ پرست ویو بندی اور سلفی و ہائی مولویوں کے ہتھے چڑھ جاتے ہیں اور طالبان و سپاہ صحابہ کے پروپیگنڈے کا شکار ہوجاتے ہیں ۔خوشنو دخان نے لکھا کہ پاکستان کے جاتے ہیں اور طالبان و سپاہ صحابہ کے پروپیگنڈے کا شکار ہوجاتے ہیں ۔خوشنو دخان نے لکھا کہ پاکستان کے سنی ہر میلوی مسلمانوں کی اکثریت کو انداز ہ ہی نہیں کہ سعودی امدادیا فتہ دیو بندی اور سلفی اقلیت ملک پر قبضے کی سنی ہر میلوی ہے۔ (روز نامہ جنا 25 – 2014)

شعائراللد كي تعظيم

اسلامی ورثہ جے قرآن پاک نے شعائر اللہ (یعنی اللہ کی نشانیاں قرار دیا) کی اہمیت اس لئے ہیں کہاس ورثے کو دیکھے کر لوگ اور آنے والی نسلیں اللہ کے دین کی طرف متوجہ ہو کرتقوی الہی اختیار کریں ۔ یہی وجہ ہے کہ قر آن نے صفا ومروہ کی پہاڑیوں کوشعائر اللہ کہہ کر پکارا ہے۔ای طرح حجراسود ظاہراً ایک پتھر ہے کیکن اللہ کے نز دیک اہمیت اتنی ہے کہ ہرحاجی کی خواہش ہوتی ہے کہ جراسود کو بوسہ دیا جائے اور تمام مکا تب اسلام کے ہاں بیمین عبادت وثواب ہے۔ کیا حجراسود کو بوسہ دینے اور چومنے سے خدانخوانستہ کوئی شخص بت پرستی و پتھر پرستی کا مرتکب ہور ہاہے ہر گزنہیں بلکہ حجراسود کو چومنااللہ کی ایک نشانی کو چومنا ہے جس سے عقید ہِ تو حید میں اضافہ ہوتا ہے یا مزید آ سانی کی خاطر اگر کوئی شخص اپنے والدین کے ہاتھ کو عقیدت وعزت کی خاطر بوسہ دیتا ہےتو کیا نعوذ باللہ وہ شرک وبدعت کر کے ماں باپ کو پوج رہاہے، ہر گزنہیں بلکہ والدین کی عزت واحتر ام کرتا ہے نہ کہ معبود و خالق کے مقام میں پہنچار ہا ہوتا ہے کیونکہ معبود کے مقام تک کوئی نہیں پہنچ سکتا اللہ وحدہ لاشریک و لامحدود ہےاوراس کا احاطہ کرنا محال و ناممکن ہے۔ والدین کا احتر ام عین اسلام اور حکم پروردگار ہے کیکن ا پنے آپ کےعلاوہ دیگرتمام مسلمانوں کو کا فر کہنے والے وہابی اس حقیقت کو بجھنے کی بجائے ہر چیزحتی کہ والدین کےاحتر ام کوبھی شرک و بدعت قرار دے کر کفر کے فتوے والی فیکٹری ہے فتوے دینا شروع کر دیتے ہیں۔حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظاہری عہدمبارک میں انبیاء کرام اور اولیاء کے قبور کی تغییر اور ان نیک بندوں کی قبروں پرعمارت یا مزار بنانے کا سلسلہموجود تھا اور رسول الٹدصلی الٹدعلیہ وآلہ وسلم کے ظاہری زمانہ میں صحابہ کرام وانبیاء علیهم السلام واولیاءعظام کے مزارات پر دعا کے لئے مسلمان جاتے تھے۔اگر بیمل اسلام کے خلاف یا نعوذ باللہ شرک و بدعت ہوتا تو رسول اللہ

صلى الله عليه وآله وسلم عي مسلمانون كوروك لينة ليكن ايسا هر گرنهين جوا_

امام الوہابیابن تیمیہ نےشرک وبدعت کافتو کی دیا

اس مسئلہ کوسب سے پہلے ابن تیمیہ کے مشہور ومعروف شاگر دابن القیم نے چھیڑا اور اولیاء کرام حتیٰ کہ انبیاء کرام کی قبور پر عمارت بناناحرام قرار دیااوران کی ویرانی وانهدام کافتوی دیا ہے۔ابن القیم اپنی کتاب (زادالمعاد) میں لکھتا ہے هَــذَا حُـكُمُ الْمَشَاهِدِ الَّتِي بُنِيَتُ عَلَى الْقُبُورِ الَّتِي أُتَّخِذَتْ أَوْثَانًا وَطَوَاغِيتَ تُعُبَدُ مِنُ دُونِ اللَّهِ لَا يَجُوزُ ﴿﴾﴿﴾﴿﴾﴿﴾﴿﴾﴿ابنام فین عالم، بہاد لپور پنجاب ﷺ 10 ہے رجب المرجب ﷺ 2014ء﴿﴾﴿﴾﴿﴾﴿﴾﴿﴾﴿ کونٹک کرتے ہیں، اور گنبدخصر کی کوصاف کرنے کی بجائے اس پر گردوغبار کی گہری تہہ جمع ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ وہابیت دل ہی دل میں آثار نبوی کے باقی رہنے پرغصدا تاررہی ہے۔

قبروں کی تغییر کوقر آن کے عام اصولوں سے اخذ کر سکتے ہیں جبکہ اولیاء اللہ کی قبروں کی تغییر اور حفاظت شعائر اللہ کی تعظیم میں داخل ہے۔قرآن کریم شعائر اللہ کی تعظیم کوقلوب کی پر ہیزگاری اور دلوں پر تقویٰ کی علامت ونشانی قرار دیتا ہے۔ارشادہوتا ہے' وَمَنْ یُسْعَظِمُ شَعَائِسَ اللّٰہِ فَامِنَّهَا مِنْ تَقُوَی الْقُلُوبِ 0''اور جواللہ کے نشانوں کی تعظیم کرے تو بیدلوں کی پر ہیزگاری سے ہے (یارہ کا،سورہ کج، آیت ۳۲)

شعائر الله کی تعظیم کا اصل مقصد کیاہے؟

معائر شعیرہ کی جمع ہے، جس کے معنی علامت ونشانی ہیں آیت کا مطلب وجود خدا کی نشانیاں بیان کرنانہیں کیونکہ تمام موجودات عالم اس کے وجود کی نشانیاں ہیں۔ اور کسی نے بینہیں کہا کہ جو پچھاس گلزار جست و بود ہیں ہےان سب کی تعظیم موجودات عالم اس کے وجود کی نشانیاں ہیں۔ اس بناء پر تو مفسر بن اس آیت کی بول تفییر کرتے تقویٰ کی علامت ہے۔ بلکہ اس سے مراداس کے دین کی نشانیاں ہیں۔ اس بناء پر تو مفسر بن اس آیت کی بول تفییر کرتے ہیں معالم دین اللہ کے دین کی نشانیاں ہیں۔ (مجمع البیان ،ج مہم ص۲۸) اگر قرآن نے صفاوم وہ کے اوراس اونٹ کو جو منی میں قربانی کے لئے لے جایا جاتا ہے، شعائر اللہ ہیں شارکیا ہے تو اس کا سب بدہے کہ بیآ کین اہراہیم اور دین حنیف کی شانیاں اور علامتیں ہیں۔ اگر مزدلفہ کو مشعر کہتے ہیں تو اس کی وجہ بھی بہی ہے کہ وہ دین الٰہی کی نشانی ہے وہاں پر گھر بنا ، دین پر عمل اور خدا کی اطاعت کی علامت ہے۔ اگر تمام مناسک جج کوشعائر اللہ کے نام ہے موسوم کرتے ہیں تو وہ بھی اس لئے عمل اور خدا کی اطاعت کی علامت ہے۔ اگر تمام مناسک جج کوشعائر اللہ کے نام ہے موسوم کرتے ہیں تو وہ بھی اس لئے عمل اور خدا کی اطاعت کی علامت ہے۔ اگر تمام مناسک جج کوشعائر اللہ کے نام ہے موسوم کرتے ہیں تو وہ بھی اس لئے کہ بدیا مجال دین حنیف اور دین تو حید کی علامتیں اور خشنودی کا باعث بنتی ہوا دربیا گیا مرسلم ہے کہ انبیاء کرام واولیاء اللہ، دین الٰہی کی نشانی و بی ہوئی کی بدولت دنیا ہیں دین کا پر چم بلند ہوا اور دین کا بر والی بالا ہوا۔ کوئی کی روشن ترین دلیلیں اور ہیں رگر ترین شانیاں ہیں ، جن کی بدولت دنیا ہیں دین کا پر چم بلند ہوا اور دین کا بول بالا ہوا۔ کوئی

کی روشن ترین دلیلیں اور بزرگ ترین نشانیاں ہیں ، جن کی بدولت دنیا میں دین کا پرچم بلند ہوااور دین کا بول بالا ہوا کوئی بھی منصف شخص ہرگز اس سے انکارنہیں کرسکتا کہ رسول خداصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ واہل بیت عظام کا وجو داسلام کی دلیل اوراس کی علامت ہے اوران کی تعظیم کا ایک طریقہ رہے کہ ان کے آثار وقبور کی حفاظت کی جائے اورانہیں انہدام و

نابودی سے بچایا جائے۔حسب ذیل دو چیز وں کومد نظرر کھنے سے قبوراولیاء کی تعظیم وتکریم کامسکلہ واضح ہوجا تا ہے۔ (الف)اولیاءلٹداور بالخصوص وہ لوگ جنہوں نے دین اسلام کی سربلندی کے لئے قربانی پیش کی ہووہ بلا شبہ شعائر اللّٰداور

دین خدا کی نشانیاں ہیں۔

﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ما بنامه فيض عالم، بهاوليور منجاب ١٦٠ ١٠ حرجب الرجب ١٣٣٥ إه ك 2014 و ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ (ب) تعظیم کا ایک طریقہ میہ ہے کہان بزرگوں کی وصال کے بعدان کے آثار ومکتب کی نگہداشت کے ساتھ ساتھ ان کی قبور کی تغمیر ، نگہبانی اور حفاظت کی جائے۔اس لئے تمام قوموں کی عظیم سیاسی اور دینی شخصیات کی قبریں جوان کے مکتب فکر کی علامت ہوتی ہیں ایسی جگہوں پر بنائی جاتی ہیں جہاں وہ ہمیشہ محفوظ رہیں اوران کے مکتب کی یاد تازہ رہے۔گویا ان کی قبروں کوخرابی ہے محفوظ رکھنا ایسے ہی ہے جیسے ان کے وجوداوران کے مکتب کی حفاظت ہے اوران کے آثار کوزندہ رکھنے کی علامت ہے۔اس حقیقت کے ادراک کے لئے ضروری ہے کہ سورہ حج کی آیت 36 کو پوری توجہ سے بیان کریں۔ بیت الله الحرام کے بعض زائرین گھرہے ہی اپنے ساتھ اونٹ کو قربانی کے لئے مکہ لاتے ہیں اور اس کی گردن میں پٹہ ڈال کر قربانی کے لئے مختص کردیتے ہیں اوراہے باقی اونٹوں سے علیحدہ رکھتے ہیں کیونکہ بیاونٹ ایک طرح سے خداہے وابستہ ہو كياب-اورخودخداني است شعائر الله ميس سي شاركيا بالهذا سوره في كاس آيت كمطابق "وَمَنْ يُعَظِّمُ شَعَائِرَ السُلْسِهِ" كےمطابق اسےمور دِاحتر ام قرار دینا جاہیے مثال کےطور پرلوگ اس پرسوار نہ ہوں اور وفت پراہے یانی ،گھاس وغیرہ ڈالنا جاہیے یہاں تک کہاس مخصوص مقام پراسے ذبح کر دیا جائے۔جب ایک اونٹ منیٰ کی سرز مین پرقربانی کے کئے مخصوص ہونے کی وجہ سے شعائر اللہ میں داخل ہوجا تا ہے اور اس کے لئے مناسب تعظیم ضروری ہوتی ہے تو کیا محبوب خداسرورا نبیاء صلی الله علیه وآله وسلم ،علاء ،شہداءاورمجاہدین شعائر الله میں ہے نہیں ہیں جنہوں نے زندگی میں اپناسب کچھ خدا کی راہ میں وقف کر دیا اور اس کی خوشنو دی کے لئے دین اسلام کی ایسی خدمت انجام دی کہخود خدا اورخلق کے مابین وسیلہ قرار پائے اور درحقیقت بشریت نے دین خدا کوانہی کے طفیل میں پہنچانا ہے۔کیاان کے مقام ومنزلت کے لحاظ سے ان کی حیات وممات میںان کی تعظیم وتکریم نہ کی جائے؟اگر کعبہ،صفاومروہ منلی وعرفات جومٹی اور پھر کےسوا پچھنہیں ہیں وین خدا سےار تباط کی وجہ سے شعائر اللہ میں داخل ہیں اور ہرا یک کی اپنے موقعہ محل کے اعتبار سے تعظیم وتکریم ضروری ہے تو بھلااولیاءاللہ جودین الٰہی کے مبلغ ومحافظ ہیں وہ شعائر اللہ میں سے کیوں نہ ہوں اوران کی تعظیم وتکریم کیوں نہ کی جائے؟ ہم یہاں پرخود وہابیوں کے ضمیر کومنصف قرار دیتے ہیں۔کیاا نبیاء کے شعائر اللہ میں ہونے کے سلسلہ میں کسی قتم کا شک و تر دد ہے؟ یاان کے آثاراوران سے مربوط اشیاء کی حفاظت کوان کی تعظیم نہیں سمجھتے ۔ان کی قبروں کی تعمیر اور صفائی کا خیال رکھنانعظیم وتکریم ہے یاان کی قبروں کومسمار کردنیانعظیم ہے؟ قرآن کریم واضح الفاظ میں ہمیں تھم دیتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقرباء سے محبت رکھو۔ارشاد ہوتا ہے''قُـلُ لَا أَسُـأَلُكُمُ عَلَيْهِ أَجُرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرُبِيٰ" (ياره٢٣،سورةالشورى،آيت٢٣) تم فرماؤميںاس يرتم

ہے کچھا جرت نہیں ما نگٹا مگر قرابت کی محبت۔

﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ما بنام فيض عالم، بهاوليور ونجاب ١٤٠٠ ١٠ رجب الرجب ١٥٠١ هـ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ کیااہل دنیا کی نگاہ میں جن سے بیآ یت مخاطب ہے، خاندان رسالت سے محبت ومودت کا ایک طریقدان کے مزارات کی تغمیر نہیں ہے؟ حالانکہ دنیا کی تمام ملتوں میں یہ بات یائی جاتی ہے اور سب لوگ قبروں کی تغمیر کوصاحب قبر سے اظہار عقیدت کی علامت قرار دیتے ہیں ۔اس لئے توعظیم سیاسی وعلمی شخصیات کوکلیسا یا معروف مقبروں میں سپر د خاک کرتے ہیں اوران کی قبروں کے اردگر دورخت لگاتے ہیں اور پھولوں کی جا دریں چڑھا کراپنی محبت اورعقیدت کا اظہار کرتے ہیں لیکن وہابیت کا اصل مسئلہ بغض وعدوات اہل بیت عظام اورصحابہ کرام کی انتہا ہے اور بیانتہا یہاں تک پہنچے گئی ہے کہ نہ صرف اپریل1925ء میں وہابیوں آ لِسعود نے مزارات مقدسہ کومنہدم کروایا بلکہ گذشتہ سال بھی خاتون جنت سیدہ بی بی فاطمنة الزہراءرضی الله عنہاہے منسوب مسجد فاطمہ کومسمار کر کے آل سعود ہے منسوب یارک میں تبدیل کر دیا گیا۔ کیا حجاز مکہ و مدینه کی سرز مین میں آل سعود کے آبا واجداداور مطلق العنان حکمرانوں کے آثار بناناعین اسلام اور آل رسول کے آثار حتی کہ مساجد عین کفر وشرک ہے؟؟ اس سوال کا جواب ہر باضمیر انسان اورمسلمان کو دینا ہوگا۔وگر نہ اسلام کے بیرنام نہاد ٹھیکیدار قیامت کے دن رسول کریم روف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کیامنہ دیکھائیں گے۔ ان کا حالات میں ہرمسلمان کا ندہبی وا خلاقی فریضہ ہے کہ (اپنے علاوہ تمام مسلمانوں کو کا فرکہہ کرآل سعود کے اس ظلم وجبر کے پالیسی اور کفر کے فتو وَل کی فیکٹر یوں جس کی وجہ ہے پاکتانی معاشرہ دہشت گردی کی جھینٹ چڑھ چکا ہے اور اس تکفیری و مایی فکر و دہشت گردی کی وجہ سے مساجد و بازار تو کیا داتا در بار ،رحمان بابا وحضرت بری امام ،حضرت بابا فرید الدین گنج شکر،حضرت شاہ عبداللہ غازی کے مزارات تک ان کے بارودو بموں کا نشانے بنے ہیں) اس کے خلاف اپنی آ وازبلند کرنی چاہئے ورنہ بیفتنه اسلامی معاشرے کودیمک کی طرح جائے گا اور پھر بات اب پچھتائے کیا ہوت ہے جب چڑیاں چک گئی کھیت والی بات رہ جائے گی جنت البقیع کوآل سعود کے انہدام کرنے سے پہلے اور بعد کے تصاویری مناظر دیکھنے کے لیے نیٹ پر

ے قدیم وجدید جنت البقیع شریف کانقشہ ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔

شيطان كاشيطان كون تها؟

﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ابنام فيض عالم، بهاوليور وزاب ١٤٠٠ ﴿ رجب الرجب ١٣٣٥ عدى 2014 و ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾

تحرير: ملك الله بخش كليار ما هنامه فيض عالم بهاولپور (يا كستان)

شیطان کا کام انسان کو برائی کی طرف اکسانا ہے جس وقت شیطان تعین نے اللہ تعالی کی نا فرمانی کی اسے کس نے اکسایا تها؟ یعنی شیطان کا شیطان کون تھا؟ اسکاجواب بڑا اہم ہے جوقر آن پاک میں ہے (وَ لَـقَدْ خَلَقُنَا الْإِنْسَانَ وَ مَعْلَمُ مَا

تُوَسُوِسُ بِهِ نَفُسُهُ)اور بیشک ہم نے آ دمی کو پیدا کیااور ہم جانتے ہیں جووسوسہاس کانفس ڈالتاہے۔(پارہ۲۷،سورہ ق،

نفس نے شیطان کوا کسایا اور یہی اس کا شیطان ہے معلوم ہوا کنفس انتہائی خطرناک چیز ہے جس سے انسان کوخبر دار رہنا

جا ہے کیکن افسوس کہ انسان حقیقی دشمن کو بھول جا تا اور کمز ور دشمن سے مقابلہ کرر ہاہے جبیبا کہ ارشا دربانی ہے (اِنّ ^کیُسیدَ

الشَّيْطُنِ كَانَ صَعِيْفًا) بِشِك شيطان كي حالين حقيقت مين كمزور بين (پاره ۵، سورهُ النساء، آيت ٧٦)

حقیقت یہی ہے کہ شیطان کے ہتھکنڈے اور اس کے مکر وفریب سب نقش بر آب ہیں انسان کا اصلی وشمن نفس ہے جواس کے اندرموجود ہے اور وہی برائی کی طرف اکسا تا ہے۔قرآن پاک میں نفس کے بارے کئی آیات ہیں جن میں نفس کے

بارے میں اسکی حقیقت کو واضح کیا گیاہے۔

اہل علم کے نز دیک شرک میں رائج تمام بت انسان نے توڑ دیئے مگرا ندر کا بت موجود رہا جے بہت کم لوگ توڑتے ہیں وہ جارانفس بى كفس كى اس كيفيت كانقشة قرآن پاك نے اس طرح كينچا ك (أَفَوَء يُتَ مَنِ اتَّخَذَ إللهَ هُوايهُ وَ

أَضَـلَّهُ اللُّهُ عَلَى عِلْمٍ وَّ خَتَمَ عَلَى سَمُعِهِ وَ قَلْبِهِ وَ جَعَلَ عَلَى بَصَرِهِ غِشْوَةٌ ﴿ فَمَنُ يَهُدِيُهِ مِنُ بَعُدِ اللَّهِ ﴿ اَفَلا تَلَةً كُورُنَ) بھلاد مکھوتو وہ جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا تھہرالیا اوراللہ نے اسے باوصف علم کے گمراہ کیااوراس کے

کان اور دل پرمُبر لگادی اوراس کی آئکھوں پر پردہ ڈالاتو اللہ کے بعدا ہے کون راہ دکھائے تو کیاتم دھیان نہیں کرتے؟ (ياره ۲۵، سورهٔ الجاشية ، آيت ۲۳)

جو شخص محض خواہش نفس کواپنا حاکم اور معبود کھہرا لے، جدھراس کی خواہش لے چلےا دھرچل پڑے اور حق و ناحق کے جانچنے کا معیاراس کے پاس یہی خواہش نفس رہ جائے ،اللہ تعالیٰ بھی اسے اس کی اختیار کردہ گمراہی میں چھوڑ ویتا ہے۔ پھراس کی ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ابنامه فين عالم، براولهور ، جاب ہن 14 ہم رجب الرجب ١٣٣٤ ه كو 2014 ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ الله عالت بيہ وجاتى ہے كہ نه كان تصيحت كى بات سنتے ہيں، نه دل تي بات كو بجھتا ہے، نه آ نكھ ہے بصيرت كى رو شن نظر آتى ہے ۔ ظاہر ہے كہ الله تعالى جس كواس كے كرتوت كى بدولت اليى حالت پر پہنچاد ہے، كون كى طاقت ہے جواس كے بعداس راہ پر لے آئے۔ روئے زمين پر جرم اول قائيل كا بايل كو آل كرنا اسكى اصل وجہ بھی نفس ہى تھا جسيا كہ ارشاد بارى تعالى سے واضح ہے (فَ طَوَّ عَبْ لُهُ مُنْ فَعُنْ لَهُ وَقُلَ كُلُ مِنَ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ الل

کیفیت عموماً ہرمعاصی کی ابتدامیں ہوتی ہے ہیر تیج ہے کہ کا ئنات میں جس قدر نافر مانیاں ہوتی ہیں ان کے پیچھے شیطان ہے یا نفس اور بیر بھی درست ہے کہ شیطان انتہائی خطرناک دشمن ہے مگر یا در کھیں نفس تو شیطان سے بھی بڑھ کر سفاک اور خطرناک ہے بھی فرصت ہوتو غور کرلینا معلوم ہوا کہ شیطان کا شیطان نفس ہی ہے۔

پارہ۲۳،سورۃ النجم کی آیت نمبر۲۳ میں فرمایا گیاہے جس کا ترجمہ کچھ یوں ہے وہ تو نہیں مگر کچھ نام کہتم نے اورتمہارے باپ دادانے رکھ لئے ہیں اللہ نے ان کی کوئی سندنہیں اتاری وہ تو فرے گمان اور

> نفس کی خواہشوں کے پیچھے ہیں حالانکہ بیشک ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے ہدایت آئی۔ ﴿ سرور دوعالم صلی اللّٰدعلیہ وآلہ وسلم کی محبوب دعا ﴾

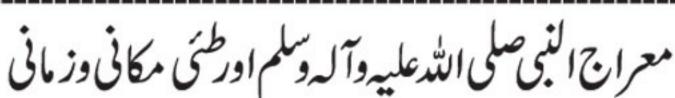
> اےاللہ! میں عاجزی مستی، بر دلی بخیلی، بڑھا پے اور قبر کے عذاب سے پناہ ما نگتا ہوں۔

اےاللہ! میرےنفس کوتقوی عطافر مااوراس کو پاک کردے کہ تواس کا بہتر پاک کرنے والاہے، تواس کا آقااور مولی ہے۔ اےاللہ! میں تیری پناہ ما نگتا ہوں اس علم سے جو فائدہ نہ دے، اس دل سے جو تیرے سامنے نہ جھکے، اس نفس سے جوسیر نہ

ہواوراس دعاہے جو تبول نہ ہو۔

حضور فیض ملت مفسراعظم پاکتان نوراللد مرفدهٔ کی عظیم یادگار جامعه اویسیه رضویه بهاولپور میں زیر تعلیم طلباء، طالبات کی کفالت کے لئے معاونت فرمائیں آپ کی تھوڑی ہی توجہ سے دین اسلام کی ترویج واشاعت کا بہت بڑا کام ہوسکتا ہے۔ بیرونی حضرات عطیات آن لائن بھیجنے کی صورت میں بنام دارالعلوم جامعہ اویسیه رضویه بهاولپور مسلم کمرشل بینک عیدگاہ برائج بہاولپورا کا ونٹ نمبر مع برائج کوڈیہ ہے 2-1328-01-01-1136،

بہاولپور۔ پاکستان



﴿﴾﴿﴾﴿﴾﴿﴾ ﴿﴾ ما منام فيض عالم، بماوليور منجاب ١٥٠٠ شرجب الرجب ٢٣٥٠ المري ﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ ﴿

حضورفيض ملت مفسراعظم بإكستان حضرت شيخ الحديث علامه حافظ محمر فيض اوليى نورالله مرقده كى

كتاب "سائنس اوراسلام" سے اكتساب

تاجدارِ کا ئنات صلی الله علیه وآله وسلم کامعجز ؤ معراج اپنے اندرنوعِ إنسانی کے لئے رہتی وُنیا تک کے لئے بہت سے سبق رکھتا ہے۔وقت کےایک نہایت قلیل مدت میں مکان ولا مکاں کی سیراوراُسی قلیل ساعت میں کرہُ ارضی کی طرف واپسی

عقلِ إنسانی سے ماوراءایک ایساراز ہے جسے کسی دَور کی سائنس اِفشاء نہ کرسکی معجز ہ نام ہی اُس فعل کا ہے جوعقلی کسوٹی سے

پرکھا نہ جاسکے۔شبِ معراج حضورصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقت کی ایک قلیل جزئی میں مکہ مکرمہ سے بیت المقدس پہنچے جہاں موجود تمام انبیاء کرام نے آپ کی اِقتداء میں نماز ادا کی۔ پھر آپ عالم بالا کی طرف تشریف لے گئے اور مکان ولا مکال کی

حدود کے اُس پارسدرہ المنتہیٰ سے بھی آ گے ربِ ذوالجلال کی رحمتِ بے پایاں سے اُس کی ملاقات سے شرف یاب

ار بوں نوری سال سے زیادہ وسیع مار ی کا سکات کی آخری حدود ہے بھی پرے اِس محیرالعقول رفتار کا سفر اور سکانِ ارضی کی طرف داپسی، بیسب کچھ دفت کے تحض ایک لمحے میں ہو گیا۔ دفت کا ایک لمحہ آپ پریوں پھیلا کہ اُس میں بیطویل عرصۂ

درازگم ہوگیااور جب آپ واپس تشریف لائے تو دروازے کی کنڈی ابھی بل رہی تھی۔وضو کامستعمل یانی ابھی چل رہا تھا يهسب كيا تها؟ بياللُّدربُ العزت كي قدرت كا ايك نظاره تهااورتا جدارِا نبياء صلى الله عليه وآله وسلم كا ايك ايبا جامع معجزه تها

جے عقلی وسائنسی بنیادوں پر پرکھنااور سمجھنا قیامت تک ممکن نہیں کیونکہ فزنس کے تمام قوانین اِسی طبیعی کا ئنات کی حدود سے متعلق ہیں۔جب اللہ ربّ العزت کا کوئی فعل طبیعی کا سُنات کے عام ضابطوں سے ہٹ کر ظاہر ہوتا ہے تو اُسے ہماری عقل ر

دائش مجھنے سے قاصرر ہتی ہے۔

معجز ہُ معراج طئی زمانی ومکانی دونوں کا جامع ہے

اس کا صدور نظریرً إضافیت میں ملنے والے وقت کے تھمراؤ کی ممکنہ صورت کے برعکس ہوا نظریرً إضافیت کے مطابق روشنی کے قریب قریب رفتارہے بھا گنے والے مادّی جسم پروفت کرہ ارضی پر معمول کی زندگی کی نسبت اِنتہائی تیزی ہے گزرجا تا ہے۔ آئن سٹائن کی دوجڑواں بھائیوں والی مثال میں روشنی کی نصف رفتار سے محوِسفرخلا باز پرز مینی دس سال دُگنی رفتار سے

نظرية إضافيت اورمكان

زمان کے جدید نظریات کے مطابق ہم نے دیکھا کہ روشن کے قریب رفتار سے سفر کرنے پر وفت زیادہ تیزی سے گز رجاتا ہے اور ایبا سفر کرنے والا مادّی جسم وفت کی دَوڑ میں چیچے رہ جاتا ہے جبکہ معراج کے دوران تا جدار کا نئات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفت کو پچھاڑ دیا۔عام روشن سے ہزاروں گنا تیز رفتار سے سفر کرنے پر بھی آپ وفت کی رَومیں چیچے رہ جانے

کی بجائے آگے تشریف لے گئے۔ یہی آپ کا معجزہ ہے کہ عام سائنسی وعقلی قوانین کے برخلاف نہ صرف روشنی سے زیادہ رفنار حاصل کر لی بلکہ چیج سلامت سفر کے بعد وقت کے اُسی لیمے میں واپس بھی تشریف لے آئے۔ بیاللہ ربّ العزت کی قدرتِ کا ملہ کا إظہار تھا جس کی بدولت آپ سے بیم عجزہ صا دِرہوا، چنانچہ اللہ تعالی نے اِس فعل کی نسبت بھی اپنی ہی طرف

سُبُحَانَ الَّذِي أَسُرَى بِعَبُدِهِ لَيُلاً. (بإره ١٥، سورهُ بني اسرائيل، آيت ١)

وہ ذات (ہرتقص اور کمزوری ہے) پاک ہے جورات کے تھوڑے سے جھے میں اپنے (محبوب اور مقرب) بندے کو لے گئی۔

سفرِ معراج میں اِس محیرالعقول رفتار ہے روانگی کا رازعقلِ اِنسانی میں نہیں ساسکتا۔ بیاللّدربّ العزت کی قدرتِ کاملہ ہی کا ظہورتھا جس کی بدولت ایسامکن ہوا۔

مکان زمان(space-time)کےنظریئے میں وقت کی اِضافیت بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ مختلفاً فراد یا مختلف مکان پر وقت کامختلف رفتار سے گزرنا با قاعدہ ایک علمی حیثیت میں تشلیم کیا جا چکا ہے۔ اِضافیتِ زمان پر اللّٰدربّ العزت کی

آخری وحتی وحی میں بہت می آیات موجود ہیں۔ طئی زمانی ومکانی کے شمن میں آنے والی مثالوں کا تعلق بھی اِ ضافیتِ زمال ہی سے ہے۔ تاہم یہال فقیران کے علاوہ کچھاور آیاتِ مبار کہ کا ذِکر بھی کرے گاجن میں واضح طور پر بیہ بیان ہوا ہے کہ وقت اور اُس کے گزرنے کی رفتار کی حیثیت محض ہارے اِ دراک تک محدود ہے۔ ہمارا اِ دراک ہی وقت کی تعریف کرتا ہے

۔ اوریبی اُس کی رفتار کوتیزیا آ ہتہ قرار دیتا ہے۔ دراصل وقت محض ایک ایسااِ دراک ہے جس کا اِنحصار واقعات کی ترکیب پر ہوتا ہےاور واقعات کی ترتیب ہی وقت کے ایک سلسلے کا باعث بنتی ہے۔

روزِ قیامت۔إضافیتِ زمان

قیامت کا دن بھی طئی زمانی ہی کی ایک صورت میں برپا ہوگا، جس میں وقت کے گزرنے کی شرح مختلف ہوگی۔وہ دن محبوبان خدااوران کے غلاموں کے لئے محض پلک جھپکنے میں گزرجائے گااوربعض لوگوں کے لئے ایک ہزاریا پچاس ہزار ایس میں اس میں سے میں میں میں میں اس نفر سے نفر سے میں میں میں میں میں میں میں سے اس میں میں میں میں میں میں م

مبال تک طویل ہوجائے گا دراصل وقت محض ایک نفسی إ دراک ہے جسے ہر فر داپنے مخصوص حالات کے پس منظر میں محسوس کرتا ہے۔اللہ کے برگزیدہ ومحبوب بندوں کے لئے وہ دن مشاہد ہُ حق کے اِستغراق میں نہایت تیزی سے گز رجائے گا جبکہ

کرتا ہے۔اللہ کے برکزیدہ وحبوب بندوں کے لئے وہ دن مشاہدۂ می نے اِستعراق میں نہایت تیزی سے کزرجائے کا جبلہ دُ دسری طرف عام لوگوں پرمشاہدۂ حق کی بجائے کرب واذیت کا اِحساس غالب ہوگا، جس کی بدولت اُن کے لئے وہ دِن جہ سے السد کی سندر اس میں مندر سے السد میں میں گھ

حب حالت ایک ہزار یا بچاس ہزارسال پرمحیط ہوگا۔ مادّی کا ئنات میں طبیعی قوانین کے تحت روشنی کی رفتار کے تناسب سے تیز رفتاری سے سفر کرنے والے اُجسام پروفت نہایت

تیزی سے گزرجا تا ہے جبکہ مشاہد ہُ حق میں مصروف اللہ کے محبوب بندوں پر حالتِ سکون میں ہی وقت یوں گزرتا ہے کہ صدیاں لمحوں میں تبدیل ہوتی دِ کھائی دیتی ہیں: کسی شاعر نے کیا خوب کہا

مہینے وصل کے گھڑیوں کی صورت اُڑتے جاتے ہیں مرگھڑیاں جدائی کی گزرتی ہیں مہینوں میں

قرآ نِ مجید میں روزِ قیامت کے مختلف رفتاروں سے گزرنے کا ذِکرآ یا ہے۔اللہ کے محبوب بندوں پروہ دِن پلک جھیکنے میں ختم ہوجائے گا،اِرشادفر مایا

وَمَآ اَمُوُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمُحِ الْبَصَرِ اَوُ هُوَ اَقُرَبُ طَانَ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْء قِدِيْرٌ ۞ (پاره ١٣ اسورة النحل ، آيت

اور قیامت کامعاملہ نہیں مگر جیسے ایک پلک کامار نا بلکہ اس ہے بھی قریب ، بیشک اللہ سب پچھ کرسکتا ہے۔

اور قیامت کامعاملہ ہیں مگر جیسے ایک بلک کامار نا بلکہ اس سے بھی فریب، بیشک اللہ سب پھے کرسکتا ہے۔ اِسی طرح ایک اور مقام پر فرمایا۔

> وَ مَاۤ اَمُوُنَاۤ اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمُحٍ بِالْبَصَوِ (پاره ۱۷ مورهٔ القمر، آیت ۵۰) اور جارا کام توایک بات کی بات ہے جیسے پلک مارنا (کداُس میں در بی نہیں گئی)

اور ماراه م اوایت بات ما بات ہے جیسے پیٹ مارمار کیوں میں دریاں میں کا وہی دِن جواللّٰد کے محبوب اور اِطاعت گزار بندوں پر بلک جھپنے میں گزرجائے گا دُوسرے لوگوں پراُس کی طوالت ہزار برس

إرشادِ بارى تعالى ہے

﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ اہنام فیض عالم، براولور و جاب ﴿ 18 ﴾ رجب الرجب ﴿ 2014 و ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ وَ إِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَأَلْفِ سَنَةٍ مِّمًا تَعُدُّوُنَ ۞ (پاره كا، سورة الْحُيَّ آيت ٢٥) (جب عذاب كاوفت آئگا) تو (عذاب كا) ايك ون آپ كرب كے ہاں ايك بزارسال كى ما نند ہے (اُس حساب عوتم شاركرتے ہو۔ ايك اور مقام پر فرما يا فُمَّ يَعُورُ جُولِيُهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ أَلْفَ سَنَةٍ مِّمًا تَعُدُّونَ ﴿ پاره ٢١، سورة السجدة ، آيت ۵)

ثُمّ یَعُوُ جُ إِلَیْهِ فِی یَوُمٍ کَانَ مِقُدَادُهُ أَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوُنَ۔(پارہ۲۱،سورہُ السجدۃ،آیت۵) پھراس کی طرف رجوع کرےگااس دن کہ جس کی مقدار ہزار برس ہے تہاری گنتی میں۔ یوم قیامت کسی پر پلک جھکنے میں گزرجا تا ہے اور کسی پروہ ہزار برس کے برابر ہوگا، کچھا یسے لوگ بھی ہیں جن پر اُس دِن

وفت کی رفتار اِنتہائی آ ہتہ ہوگی اور وہ اُس ایک دِن کو پچاس ہزار سال کے برابر خیال کریں گے۔ بیدوہ لوگ ہوں گے جن کے نامہ ُ اعمال اُن کے بائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے اور وہ عذاب کی وحشت سے اِس قدر دہشت ز دہ ہوں گے کہا یک ایک مِل اُن پراجیرن ہوجائے گا اور وہ ایک دِن اُن کے لئے پچاس ہزار برس کے مساوی ہوگا۔

ایک بل اُن پراجیرن ہوجائے گااوروہ ایک دِن اُن کے لئے پچاس ہزار برس کےمساوِی ہوگا۔ اِرشادِربُ العالمین ہے

تَعُورُ جُ الْمَلائِكَةُ وَالرُّوحُ إِلَيْهِ فِي يَوُمِ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ ـ (پاره۲۹،سورهُ المعارجَ ،آيت؟) (روزِ قيامت وه وفت ہوگا جب) ملائكہ اور جريل اس كى بارگاه كى طرف عروج كرتے ہيں وه عذاب اس دن ہوگا جس كى مقدار پچاس ہزار برس ہے۔

,

وفت إدراك نفسى

روزِ قیامت کی اِضافی حیثیت کےعلاوہ بھی قر آنِ مجید میں پھھ آیاتِ مبارکہ میں وقت کی اِضافی حیثیت کا ذِکر ہواہے۔ وفت کے اِحساس واِدراکیِفسی ہونے کےحوالے سے بیر آیات واضح ہیں۔

اس دُنیا میں کسی شخص کی پوری زندگی جواُسے 70،60 سال کی طوِیل تاریخ کے طور پر دِکھائی دیتی ہے، بے حدمخضر ہے اور جب بندہ موت کے بعد دوبارہ زِندہ کیا جائے گا تو وہ سو ہے گا کہاُس کی زندگی تو چند ساعتوں سے زیادہ نہیں تھی۔ربِکریم

وَيَوُمَ يَحُشُرُهُمُ كَأَن لَمُ يَلْبَثُواْ إِلاَّ سَاعَةً مِّنَ النَّهَادِ يَتَعَارَفُونَ بَيْنَهُمُ. (پارهاا،سورهٔ يونس،آيت ۴۵) اورجس دن انہيں اٹھائے گا گوياد نياميں ندرہے تھے گراس دن کی ايک گھڑی آپس ميں پېچان کریں گے کہ پورے گھائے



قرآنِ مجيداورطئي زماني

اللّٰدربّ العزت کا آخری کلام ہونے کے ناطع جہاں قر آ نِ مجید بنی نوع اِنسان کے لئے ہدایت کا سرچشمہ ہے وہاں وہ ہمیں بےشارسائنسی حقائق سے آشنا کرتے ہوئے اِس کا نئات کے بہت سے سربستہ رازوں سے پر دہ پسر کا تا بھی دِکھائی دیتا ہے۔ ایک طرف ہم اکیسویں صدی کی سائنسی پیش رفیت اور جدید سائنسی آلاری کی معاونیت سے کا نئاری میں حصر

دیتا ہے۔ایک طرف ہم اِکیسویں صدی کی سائنسی پیش رفت اور جدید سائنسی آلات کی معاونت سے کا نئات میں چھپے راز وں ہے آگہی حاصل کرتے ہیں اورعناصرِ تخلیق کی مختلف تر اکیب سے طبیعی وُنیامیں نت نے قوانین دریافت کرتے ہیں

رازوں ہے آتھی حاصل کرتے ہیں اور عناصر خلیق کی مختلف تراکیب سے جیٹی دُنیامیں نت نے قوا مین دریافت کرتے ہیں جس سے بیکا سُنات نسلِ اِنسانی کے لئے مسخر ہوتی چلی جارہی ہے تو دُوسری طرف کلامِ مجید اِس دُنیامیں ہمیں اللہ تعالی کی کچھالیی نشانیاں بھی دِکھا تاہے جو عام طبیعی قوانین کے تحت ہمارے إدراک میں ساہی نہیں سکتی تھیں۔

روشنی کی رفتاریا اُس کے قریب قریب رفتار سے سفر کرنے والی مادّی اشیاء پر وفت کا اِنتہائی تیزی سے بہنا تو پچھلی چند وہائیوں کی تحقیقات سے ثابت ہو چکا ہے۔قر آ نِ مجید اِس کرہَ ارضی پر حالتِ سکون میں پڑے اَفراد پر بھی اللّٰد کی نشانی کے

طور پروفت کا نہایت تیزی سے گزرجانا بیان کرتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی قدرت کا ایک اور پہلو ہماری عقل کو چیلنج کرتا دکھائی دیتا ہے۔ زمان ومکان کے اپنی اِضافی حیثیت کی بنا پرکسی خاص فرد کے لئے سکڑ جانے کو اِسلامی لٹریچر کی اِصطلاح میں طئی زمان وطئی مکان سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

أصحاب كهف اورطئي زماني

آج سے چند ہزار برس قبل دقیانوس بادشاہ کے ظلم سے اپنے ایمان کو بچانے کے لئے اُس دَور کے چنداَ فرادشہری آبادی سے ہجرت کر کے گھاٹیوں میں چلے گئے اوراُ نہوں نے ایک غار میں قیام کیا ہنھکن سے چور تھے اِس لئے جلد ہی آ تکھ لگ گئی۔قرآنِ مجید نے طئی زمانی کے ضمن میں اُن کا واقعہ بیان کیا ہے۔ وہ لوگ اُس غار میں تقریباً 309سال تک آرام

کرتے رہے۔صدیوں بعد جب اُن کی آئھ کھلی تو اُنہیں اِس حقیقت کا اِدراک نہ ہوسکا کہ اُن پر 309 سال گزر چکے ہیں بلکہ وہ اپنی نیندکوایک آدھ دِن سجھتے رہے۔

قرآ نِ مجيد اِس محير العقول واقعد كويول بيان كرتا بِ قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمُ كُمُ لَبِثْتُمُ طَقَالُوا لَبِثْنَا يَوُمًا أَوُ بَعُضَ يَوُمٍ - (پاره ١٥ ، سورة الكهف، آيت ١٩)

أن ميں سراك كهزوا له زكراتم (سال) كذاع صرفهم برجو؟ أنهوں زكرا بم (سال)

اُن میں سے ایک کہنے والے نے کہاتم (یہاں) کتنا عرصہ تھبرے ہو؟ اُنہوں نے کہا ہم (یہاں) ایک دن یا اُس کا

﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ابنامه فيض عالم، بماولور و بناب الله على رجب الرجب ١٥٣٤ هـ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴾ ﴾ ﴾ كي حصد تشهر سے بین ۔ 309 سال گزرجانے کے باؤ جوداً نہیں یوں محسوس ہوا کہ ابھی ایک دِن بھی پورا گزرنے نہیں پایا اوراُن کے بدن پہلے کی طرح تروتازہ اور ہشاش بشاش رہے ہے کہ نوان کی میکنی جیرت انگیز مثال ہے کہ مدت مدیدتک اصحاب کہف اوراُن کا کتا ایک عار میں مقیم رہے اور مرور ایام سے اُنہیں کوئی گزندنہ پہنچا۔ قرآن حکیم میں اِس مقام کے سیاق وسباق کاعمیق مطالعہ

ایک غار میں مقیم رہےاور مرورِایام ہے اُنہیں کوئی کزندنہ پہنچا۔قر آنِ طیم میں اِس مقام کے سیاق وسباق کا نمیق مطالعہ ہمیں اِس حقیقت سے رُوشناس کرتا ہے کہ اُصحابِ کہف تین صدیوں سے زائدا پنے غار میں کھانے پینے اور دِیگر حوائج نفسانی سے بے نیاز ہوکر آرام فرمار ہے اوراللہ کی رحمت نے طبیعی نظام کا سکت کوا پے محبوب بندوں کے لئے بالائے طاق رکھ کراُن کے جسموں کوگر دِشِ کیل ونہار سے پیدا ہونے والے اُنٹرات سے کلیتًا محفوظ رکھا اوراُن کے اَجسام موسی تغیرات سے کلیتًا محفوظ رکھا اوراُن کے اَجسام موسی تغیرات سے کفوظ و مامون اور سے وسالم رہے۔

309 قمری سال 300 سمتنی سالوں کے مساوی ہوتے ہیں، اِس کا مطلب میہ ہوا کہ کرۂ ارضی کی تین صدیوں کی ہار ہیں اُن پرگزرگئیں مگراُن کے اُجسام تر وتازہ رہے۔ تین صدیوں پرمحیط زمانداُن پر اِنتہائی تیزرفقاری کے ساتھ گزرگیا اور وہ بیدار ہونے پراُس مدّت کومخش ایک آ دھ دِن خیال کرتے رہے۔ بیاللدر بِّ العزت کی قدرتِ کا ملہ کاظہور تھا جس سے کا نئات کے طبیعی قوانین کے پیانے سمٹ گئے۔قرآن مجید فرما تاہے

وَتَرَى الشَّمُسَ إِذَا طَلَعَت تَّزَاوَرُ عَن كَهُفِهِمُ ذَاتَ الْيَمِينِ وَإِذَا غَرَبَت تَقُرِضُهُمُ ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمُ فِي فَجُوَةٍ مِّنْهُ ﴿ پَارِهِ ١٥ اسورةُ الكَهِف، آيت ١٤)

اوراے محبوبتم سورج کود کیھو گے کہ جب نکلتا ہے تو ان کے غار سے دُنی طرف نج جا تا ہے اور جب ڈو ہتا ہے تو ان سے بائیں طرف کتر اجا تا ہے حالانکہ وہ اس غار کے کھلے میدان میں ہیں۔

ہ یں رف رہ بہ ہم ماہ مدرہ کی موسط میں کہاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی وہ خاص نشانی جس کاظہوراُس نے اُصحابِ کہف کی کرامت کےطور پر کیا، بیہ ہے کہاُس نے اپنے مقربین کو ظالم بادشاہ دقیانوس کےشرہے محفوظ رکھنے کے لئے 309 قمری سال تک سورج کےطلوع وغروب کےاُصول تک تبدیل

کردیئے اور '' ذلِک تَسَقُدِیْسُرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ'' کی رُوسے ایک معین نظامِ فلکیات کوسورج کے گردز مین کی گردِشوں تک کے طویل عرصے کے لئے بدل دیا اور فطری ضا بطوں کو معطل کئے رکھا۔ مردِشوں تک کے طویل عرصے کے لئے بدل دیا اور فطری ضا بطوں کو معطل کئے رکھا۔

صدیوں سے جاری اِنسانی عقل کے سفر میں ایک نہایت اہم سنگِ میل عمومی نظریۂ اِضافیت (GeneralTheoryo Relativity) کے نتیجے کے طور پر ہونے والی جدید سائنسی پیش رفت سے بنی نوعِ اِنسان کاعقلی وسائنسی اِرتقاءا بھی اِس

سیدناعز برعلیہ السلام کے لئے طنی زمانی

سیدناعز برعلیہالسلام اللّہ ربّ العزت کے برگزیدہ انبیاء کرام میں سے ہیں۔ایک روز آپ ایک ویران اور بربادہتی کے
پاس سے گزرے جس کے مکانات منہدم ہو چکے تھے۔اُس ویرانے کے مُشاہدے کے دوران اُن کے دِل میں بیہ خیال
وار دہوا کہ اللّٰہ تعالٰی اِس تباہ حال بستی کے کمینوں کو دوبارہ کس طرح زِندہ فرمائے گا جن کے جسمٹی میں مٹی ہو چکے ہیں۔ اِس
خیال پر اللّٰہ ربّ العزت نے اُنہیں حیات بعد الموت کا نظارہ کروانے کے لئے ایک صدی کے لئے سلا دِیا۔ بطور مُشاہدہ
اُن پر 100 سال کے لئے حالت موت طاری کر دِی اور بعد اَزاں قدرتِ خداوندی ہی سے وہ زِندہ ہوئے اور ایک
دیا کہ میں ایک قدائی نہ اِس حقیق میں اُن رہ ہوئے اور ایک

مکا کے میں اللہ تعالیٰ نے ساری حقیقت اُن پر آشکار کی۔ قرآنِ مجید اِس بارے میں یوں گویا ہوتا ہے۔

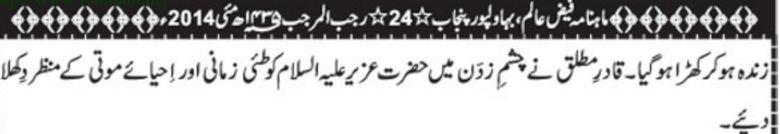
فَأَمَاتَهُ اللَّهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهُ طَقَالَ كَمُ لَبِثُتَ طَ (پاره٣،سورة البقره، آيت٢٥٩)

سو(اپی قدرت کامشاہدہ کرانے کے لئے) اللہ نے اُسے سوبرس تک مُر دہ رکھا، پھراُسے زندہ کیا۔ (بعداَ زاں) پوچھا تو یہاں (موت کے بعد) کتنی دیریھمبرار ہا (ہے)؟

ا کیے صدی تک موت کی آغوش میں سوئے رہنے کے بعد جب حضرت عزیر علیہ السلام کو دوبارہ زِندگی ملی اور اُن سے پوچھا اگر یہ ہر سرت

گیا کہ آپ کتناعرصہ سوئے رہے ہیں؟ تو اُنہوں نے جواب دیا اَبِشُتُ يَوُمًا أَوُ بَعُضَ يَوُمٍ. (پارہ ۳،سورہُ البقرہ، آیت ۲۵۹)

، ہیں؟ تو اُنہوں نے جواب دیا ہ۳،سور وَ البقرہ، آیت ۲۵۹)



اُصحابِ کہف کے واقعہ کی طرح یہاں حضرت عز برعلیہ السلام بھی حالتِ سکون میں تنصے اور 100 سال کا وقت اُن پرمحض ایک دِن میں گزر گیا۔ اِس مقام پر بھی مکان زمان (space-time) کے جدید سائنسی نظریات صامت وساکت ہیں۔ اِن دونوں قر آنی واقعات میں کر ہُ ارضی پر حالتِ سکون میں صدیوں پڑے رہنے پر بھی وقت کا صرف ایک آ دھ دِن کی صورت میں تیزی ہے گز رجانا، کم از کم موجودہ سائنسی نظریات کی وساطت سے اِس کی کماحقہ تشریح ممکن نہیں آنے والا وقت سائنسی تحقیقات میں مزید فروغ کا باعث ہوگاعین ممکن ہے کہ تب مکان زمان (space-time) پر ہونے والی مزید تحقیقات ہمارے لئے اِن قرآنی واقعات کی سائنسی تشریح کوممکن بنادیں۔

حضورفيض ملت مفسراعظم بإكستان نورالله مرقدهٔ كى عظيم يادگار جامعهاويسيه رضوبيه بهاولپور میں زرتعلیم طلباء،طالبات کی کفالت کے لئے معاونت فرمائیں آپ کی تھوڑی ہی توجہ ہے دین اسلام کی تروتنج واشاعت کا بہت بڑا کام ہوسکتا ہے۔ بیرونی حضرات عطیات آن لائن بجیجنے کی صورت میں بنام دارالعلوم جامعہاویسیہ رضوبیہ بہاولپورمسلم کمرشل بینک عیدگاہ برانچ بہاولپورا کاونٹ نمبرمع برانچ کوڈیہ ہے 1136-01-02-1328-2 محد فياض احدأوليي

بہاولپور۔یا کتان



مدیبنه تشریف کی باوی ازمحد فیاض احمداویسی مدیر ماهنامهٔ'فیض عالم''بهاولپور

عنربیمیں موجود (برانا)ریلوے اسٹیشن

مدینه منوره حاضری کے دوران بار ہا دیکھا کہ علاقہ باب عنبر بیہ میں موجود (پرانا)ربلوے اسٹیشن اور وہاں پر کھڑے گاڑی کے ڈیے پرانی یا دیں لئے حاضر کھڑے ہیں ایک بارفقیرا پنے قبلہ والدگرامی حضور فیض ملت نوراللہ مرقدۂ کے ہمراہ وہاں

سے گذرا تو آپ نے فرمایا کہ ترکیوں نے زائرین و تجاج کی سہولت کے لیے بے شارمنصوبہ جات میں سے ٹرین کا سلسلہ بھی شروع کیا تھاا بیک عرصہ تک دنیا کے مختلف مما لک سے لوگٹرین سے تجاز مقدس آتے تھے فقیر تجاز ریلوے لائن کے بارے کچھ جاننا تھا کہ نیٹ پر سے اچھی خاصی معلومات مل گئیں جواپنے قارئین کرام کو پیش کر کے خوشی محسوس کر رہا ہوں آپ

بارے پھوجاتا ھا نہریت پرھے ہیں جاتی معنوہ میں ہواہیے فارین کرام وہیں کرتے ہوا انہیں پڑھیں مدینے کی یادیں اپنے دل میں بسائے رکھیں دل نور سے معمور ہوگا بہت مسر ور ہوگا۔

حجازر بلوے لائن اور سلطنت عثانیہ

روال دوال ریلوےلائن رک چکی تھی ،جو جہال تھا تھہر چکا تھا۔اس کے مسافر ،اس کاعملہ ،اس کے نگران جوسب محوِسفریا وہ جواپنی انتظامی ذھے داریوں پراپنے اسٹیشنوں پرمتعین تھے ،سب کے سب جوں کے توں تباہ کر دیئے گئے۔جابجا بکھری میہ تاریش دیا قامت اس عظیم جان بلد سرکی اور لیکھٹری میں جہ بدہ ہوں سے ۱۹۲۷ ہے ۔مثق سیس مندری سرتی ترقیقی

تباه شده با قیات اس عظیم حجاز ریلوے کی یاد لیے کھڑی ہیں جو الا<u>وائ</u>ے سے ۱<u>۹۲۷ء</u> تک دمشق سے مدینه منورہ تک آتی تھی۔ سرزمینِ حرمین شریفین حجاز جب سلطنت عثانیہ کی ممل داری میں شامل تھا۔ یہاں پران کا مقرر کردہ گورنر شریفِ مکہ کہلا تا تھا۔

قبائل اوراونٹوں کے کاروانی مالکوں کی عملی مخالفت اورطویل تر زمینی خدوخال اورموسمی مشکلات کے باوجود ۱۹۰۸ء میں مدینہ منورہ تک مکمل اور رواں دواں ہوگئی۔ تاہم مکہ مکر مہاور جدہ تک اس کی توسیع میں شریف مکہ اور اس کے حواری بدستور رکاوٹ ڈال رہے تھے تا آئکہ ۱۹۱۶ء میں پہلی جنگ عظیم چھڑگئی اور یہ نصوبہ مؤخر ہوگیا۔

لاا9اء میں شریفِ مکہ حسین بن علی نے برطانیہ کے ساتھ گھ جوڑ کر کے تحریک بیداری عرب کے نام پرعثانی ترکوں کے

حجازر بلوے لائن کے ساتھ سفر

ایک سیاح نے لکھا کہ میں نے مدتوں مدینہ منورہ سے عمان (اُردن) تک ججاز ریلوے لائن کے ساتھ ساتھ سفر کیا۔ صحراکی وسعتوں میں عربی کی مانوس آ وازوں کو سنتے ، مجبور کے درختوں، عربی طرز کے مکانات دیکھتے ،صحراکی اڑتی ریت سے اُٹی ریلوے لائن اور سنگلاخ پہاڑوں کو کاٹ کر بنائی گئی پٹری کا مشاہدہ کرتے ، ترکی طرزِنتمیر میں تراشیدہ پتھروں سے بخ چھوٹے بڑے خوبصورت اسٹیشن اوران سے پرے پیچھے ہٹتے ہوئے ترک فوجی قلعے اور بیرکیس، پٹری کے لیے کہیں کہیں جنے تراشیدہ پتھروں کے ترک طرزِنتمیر کے بل، اس کے ساتھ ہی جابجا تباہ شدہ ریل کی پٹریاں اوران پر کھڑی جلی ہوئی

زنگ آلود بوگیاں، تباہ شدہ ریل گاڑی کا انجن اور دور جا کرگرے ہوئے ریل گاڑی کے ڈیے، بیسب عجیب دنیا کا منظرلگتا تھا۔

كھا۔

منورہ کا حجاز ریلوےاسٹیشن عربی اورتز کی فنِ تغمیر کاحسین امتزاج ہے اورعثانی ترکوں کے آخری دم تک طویل دفاع مدینہ وجہ سے آج بھی اپنی اصلی ہیئت میں محفوظ ریل کی پٹری ، ڈیاورانجن سمیت عثانیوں کی یا دولا تاہے۔حجاز ریلوے کی مدینہ

ھیر مدینہ منورہ میں بابِعنبر بیہ کے ساتھ سیاہ گنبدوں والی خوبصورت عنبر بیمسجد سے کمحق سرمئی تراشیدہ پھروں سے بنامدینہ

وجہ ہے ہ جات کی ہیں ہیں ہیں ہیں ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں ہیں ہوئی اور کہیں پہاڑی اُ تارچڑھاؤ میں ہے گزرتی ہے منورہ سے دمشق تک جاتی ریلوے لائن کہیں پچی ریتلی زمین پر بچھی ہوئی اور کہیں پہاڑی اُ تارچڑھاؤ میں سے گزرتی ہے لیکن ریکتانی اور پہاڑی دونوں راستوں پر بچیلی بیر بلوے لائن ہموار اور ستواں ہے۔ گردو پیش ہر طرف پہاڑ ہی پہاڑ

ہیں۔ کہیں کسی چھوٹی وادی ہے گزرتی اور کہیں خودرو درختوں سے گھرانخلستان پارکرتی تو کہیں کسی غیرآ بادعلاقے اور وسیع ویرانے کوعبور کرتی العلا تک پہنچ جاتی ہے۔

جزیرہ نمائے عرب کا قدرتی دفاعی حصار شال مغرب میں کو ہِ لبنان سے شروع ہونے والا وہ پہاڑی سلسلہ ہے جو جنوب میں باب المند ب تک اور پھراس سلسلۂ کوہ پر بیہ خط ایک عمود بنا تا ہوا ایک دوسرے پہاڑی سلسلے میں سارے جنو بی کنارے پر بھیلٹا عمان تک چلا گیا ہے۔اس کے علاوہ خشک اور بنجر زمین تہامہ ہے جو بحیرہ قلزم کے ساتھ ساتھ چلتی ساحلی میدان کی

ہیں میں میں ہے جو پہاڑوں کے ساتھ ساتھ جن کی اونچائی ۴۰۰۰ فٹ تک بلند ہے اور سیدھی ڈھلوان سمندر کی طرف ایک ننگ پٹی ہے جو پہاڑوں کے ساتھ ساتھ جن کی اونچائی ۴۰۰۰ فٹ تک بلند ہے اور سیدھی ڈھلوان سمندر کی طرف



ا پی شاخت کیے گئڑا ہے۔ مدینہ متورہ اور تبول کے درمیان مجاز ربیوے کا بیسب سے بڑا پڑاؤ تھا۔ ربیوے اسین کی خوبصورت عمارت آج بھی موجود ہے۔ تاہم ربیوے ورکشاپ ویران ہے اور تباہ حال بوسیدہ گاڑیاں کھڑی ہیں۔ ربیوے اسٹیشن کےساتھ پس منظر میں ایک پرانا ترکی دفاعی قلعہ ٹوٹ چھوٹ چکا ہے۔ بیقلعہ اس مقدس کنوئیں کے اردگر دفتمبر کیا گیا تھا جس سے حضرت صالح الفیلی کی اونڈی پانی پیتی تھی۔ مدائن صالح سے آگے جاز ربیلوے لائن بنجر پہاڑوں اور کھلتی سمٹتی وادیوں میں سے گزرتی المرجم اور ابوطاقہ کے اسٹیشنوں کو پیچھے چھوڑتی ہوئی آگے بڑھتی ہے۔ آگے المطلع کا اسٹیشن ایک ویران ربیلوے لائن پر بہرہ دے رہائے ساتھ کا اسٹیشن ایک ویران ربیلوے لائن پر بہرہ دے رہائے۔ تبوک حجاز کی سرحد پرواقع ایک ایس مرز مین ہے جے بڑی بردی سنگلاخ چٹانوں

اورخو دروجھاڑیوں کے سرسبز قطعات اورشکتہ پھروں کے تو دوں نے ڈھانیا ہوا ہے۔اس میں تھجور کے درخت ہیں اور چیشمے





﴿ وعائے مغفرت ﴾

آه علامه مشتاق احمر چشتی ومولا نااحمه خان نوری پیشان

جامعہ غوثیہ درگاہ عالیہ گولڑہ شریف کے شیخ الحدیث علامہ مشتاق احمد چشتی کے انتقال کی خبرآئی ہے۔موصوف جامعہ انوارالعلوم ملتان میں ایک طویل عرصہ مندحدیث کی زینت رہے۔

اللسنت کے خطیب حضرت مولا نااحمد خان نوری پٹھان (جھنگ) فوت ہوئے ان کا انداز بیان بہت موثر ہوتا تھا۔

علامه محرنديم قادري كوالدمحترم

ی دعوت ذکرمجلس شور کی کے رکن محتر م علامہ محمد تدیم قا دری اولیں (سرگودھا) کے محتر م والدگرا می طویل علالت بعدانقال کرگئے۔ حاجی محمد شریف

ﷺ حضور فیض ملت مفسراعظم پاکستان نورالله مرقدهٔ کےخدمت گارگذار نعت خوان حاجی محمد شریف اولیی (بہاولپور) فوت ہوئے۔

إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

جامعداویسیدرضوید بہاولپوریس مرحومین کے لیے فاتحہ خوانی کا اہتمام کیا گیا۔

آه علامه صاحبزاده محمدا قبال اظهري

الل سنت کے عظیم عالم دین سیف بے نیام حضرت علامہ مولانا محمد خدا بخش اظہر رحمۃ اللّہ علیہ کے بڑے شنم اوے خطیب اسلام حضرت علامہ مولانا محمد اقبال اظہری ایم اے (شجاعباد) گذشتہ دنوں داغ مفارقت دے گئے ۔موصوف کی ساری زندگی دین متین کی خدمت میں گذری الجمعین علیاء اسلام کے سابق صدر میں سے تھے جمعیت علماء پاکستان کے قائدین میں شارتھا۔ قائدا اللّٰ سنت حضرت امام الشاہ احمد نورانی صدیقی رحمۃ اللّہ علیہ کے وفا دارساتھیوں میں سے تھے صاحب طرز خطیب تھے۔جامعہ اظہر العلوم شجاعباد کے مہتم تھے بااخلاق منسارمہمان نواز تھے حضور فیض ملت کے شنم ادگان نے کہا کہ ان کے انتقال سے اہلسنت عظیم نقصان سے دوجارہ و کے ان کی وفات سے ملت اسلام یکانا قابل تلافی نقصان ہوا۔

ان کے ایصال تواب کے لیے فاتحہ خوانی کا اہتمام ہوا۔

آه قاري غلام رسول (لا مور)

د نیااسلام کے عظیم قاری استاذالحجو دین حضرت قاری غلام رسول صاحب لا ہورانقال فر ماگئے۔ایک طویل عرصہانہوں نے قرآن کریم کی خدمت میں گذار کے ن داودی کے ساتھ جب قرآن پاک پڑھتے تھے تو زمانہ وجد میں آجا تا تھا۔ جامعہ اویسیہ رضوبیہ بہاولپور کے جلسوں میں آتے تھے حضور فیض ملت نو راللہ مرقد ۂ ہے بہت عقیدت رکھتے تھے۔ مدینہ منورہ بھی ان سے ملاقات رہی۔

االله تعالى انهيں حبيب كريم صلى الله عليه وآله وسلم كا قرب نصيب فرمائے۔

﴿﴾﴿﴾﴿﴾﴿﴾﴿﴾ أبنامه فيض عالم، بهاوليور ونجاب ١٤٥٤ المرجب ١٣٣٥ المرتب ٢٥١٤ م ﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ ﴿

فيضانِ فيض ملت عليه الرحمه (جلداول)

حضور فیض ملت مفسراعظم ،مناظر اسلام ، خلیفهٔ مفتی اعظم ہند مجسن اہل سنت ، پیر طریقت رہبر شریعت ،حضرت علامه مولانا الحاج حافظ مفتی محمد فیض احمد اُولیکی رضوی محدث بہاولپوری نوراللہ مرقدۂ نے وہابیہ غیر مقلدین کی طرف سے عقائد ومسائل پر اٹھائے گئے

اعتراضات کے مدلل و محقق جوابات پر رسائل تحریر فرمائے جو سالہا سال سے شائع ہوکرامت مسلمہ کی رہبری ورہنمائی کررہے ہیں ان تمام رسائل کو یکجاشائع کیا گیاہے۔ان کے نام یہ ہیں

﴿ "سنة نبى الكونين في رفع الايدى الى الاذنين "عرفكانول تك باتها تُعانا۔

المسرة في وضع اليدين في الصلوة تحت السرة "عرف نماز مين ناف كيني باتحاركه ا

🚓 غیرمقلدین کی نظیسرنماز 🖈 رفع پدین 🌣 شنڈی ظهر 🌣 رکعتِ رکوع کی تحقیق 🌣 ہاتھ اُٹھا کرؤ عاء مانگنا

المحاعت ثانيكا ثبوت المحسن في الكتابة على الكفن" المعروف كفني لكصنا المحسن في الكتابة على الكفن" المعروف كفني لكصنا

النجاة في تصور النبي في الصلوة " (نماز مين تصور رسول صلى الله عليه وآله وسلم)

از ان سے بل درود وسلام پڑھنا ہے ہیں ہیں۔ امام کے پیچھے نماز کا تھم ہیں آئی آج ہی طلب فرمائیں۔ انہیں خوبصورت انداز میں شائع کرنے کی سعادت شیخ حاجی مجرسروراُو لیم کے حصہ میں آئی آج ہی طلب فرمائیں۔

صراطمتنقیم پبلی کیشنز5-6مرکز الاولیس در بار مار کیٹ لا ہور

تذكره امام حفاظ الحديث سيدنا ابوهريره

یہ جمی حضور فیض ملت علیہ الرحمة کی تصنیف ہے۔ میر محمی حضور فیض ملت علیہ الرحمة کی تصنیف ہے۔

اس کتاب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عند کی سیرت وفضائل کے حوالے سے بہت کچھلکھا ہیں اس کتاب میں آپ پڑھیں گے

🖈 حضرت ابو ہر رہ درضی اللہ تعالیٰ عند کی سخاوت

🖈 حضرت ابو ہر رہ درضی اللہ تعالیٰ عند کی کثر ت روایات

🖈 حضرت ابو ہر رہ درضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزاح

🖈 حضرت ابو ہر ہرہ دضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قوت حافظہ

🕁 عبدرسالت صلی الله علیه وآله وسلم سے تا وصال کے مختصر حالات اوران کی سیرت کے بہت سے موتی جن سے آپ اپنی زندگی کوسنوا

سکتے ہیں۔

کتاب حاصل کرنے کے لئے رابطہ کریں اراکین بزم اُویسیہ رضوبیہ پیپڑ کالونی، گوجرانوالہ